© rasailojaraid.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نقشِ آغاز

تنظیمِ اتحادِ ملک میں اصلاحِ معاشرہ کی تحریک چلا رہی ہے۔ اصلاحِ معاشرہ ایک ایسا بنیادی اور اہم فریضہ ہے جسکی طرف قیامِ پاکستان کے پہلے ہی دن توجہ دینی چاہئے تھی، مگر افسوس کہ ہم نے اسلام کا نام تو بہت زور شور سے استعمال کیا مگر نظامِ اسلام کے بنیادی تقاضوں کو پورا کرنے اور اس کے لئے فضا اور ماحول کو ہم آہنگ کرنے سے غفلت کو شعار بنائے رکھا حالانکہ اصلاحِ معاشرہ اور دعوت الی المعروف اور نہی عن المنکر کا کام کوئی وقتی اور ہنگامی نہیں بلکہ اس امت کے خیر الامم ہونے کی مابہ الامتیاز ذمہ داری تھی۔ کنتم خیر امۃٍ اخرجت للناس تامرون بالمعروف وتنہون عن المنکر ۔۔۔۔۔۔۔ اس طرح امتِ محمدیہ کا امۃً وسطاً کہلانے کی وجہ بھی یہی ہے، کہ یہ شہداء علی الناس ہے۔۔۔ یعنی ساری بنی نوعِ انسانیت کیلئے۔ قولی وعملی اور انفرادی واجتماعی زندگی کے ذریعہ حق وصداقت اور خیر وبھلائی کی گواہ ثابت ہوگی۔ یہ شہادت علی الحق کا کام جتنی اہمیت کا متقاضی تھا، اتنا ہی ہم نے اسے گریز، غفلت اور فرار ونسیان کا مستحق ٹھہرا دیا۔ نتیجہ عظیم اخلاقی تباہی، معاشرتی بحران، معاشی اضطراب اور دینی زوال واضمحلال کی شکل میں ہمارے سامنے ہے۔ یہ ایک بدیہی حقیقت ہے کہ اسلام تعمیرِ انسانیت کے لئے اندرونی انقلاب برپا کرتا ہے۔ جب زمین اندر سے تیار نہ ہو تو وہ ہرگز برگ و بار نہیں لا سکتی، تزکیہ نفس، تطہیرِ اخلاق اور اندرونی احساس وشعور جب تک پیدا نہیں ہوگا نہ تو قانون کے آہنی شکنجوں سے انسان کی حیوانی صفات کا بے لگام گھوڑا قابو میں آئے گا نہ طبقاتی تفاوت کے ختم کرنے کے نام پر سوشلزم، کمیونزم کے خوشنما ناموں سے انسان انسان بنے گا۔ نہ مغربی تہذیب کی چمک دمک انسان کے قلب وذہن کو منور کر سکے گی۔ اس وقت جبکہ طویل غفلت کیشی کے بعد اصلاحِ معاشرہ کے کام کو توجہ دی گئی ہے۔ تو ضرورت ہے کہ اس اہم فریضۂ امت اور فرضِ منصبی کو مضبوط اور مستحکم بنیادوں پر منضبط کیا جائے۔

مثال کے طور پر معاشرہ خواہشاتِ نفس، ذنوب وآثام کے ساتھ ساتھ شادی بیاہ، مرگ وغم کے جاہلانہ ناقابلِ برداشت رسم ورواج کے آہنی بندھنوں میں جکڑا ہوا ہے۔ قتل وقتال اور بغض وعداوت کا عفریت کئی کئی نسلوں تک سوہانِ روح بنا رہتا ہے۔ ضرورت ہے کہ ہر ہر شہر اور دیہات کے علماء، صلحاء، معززین وشرفاء اجتماعی طور پر اصلاحی کمیٹیاں تشکیل دیں اور اسے اپنے زیرِ اثر حلقوں اور علاقوں میں اصلاحِ رسومات اور صلح ذات البین کا ذریعہ بنا دیں اور اخلاص وللہیت۔ درد وسوز، منت وسماجت، ترغیب وترہیب کے ذریعہ ظلم وستم اور عرف ورواج کی چکیوں میں پستے ہوئے انسانوں کی عافیت کا سامان پیدا کر دیں اور جو بھی جماعتیں اسلام کی دعویدار یا علمبردار ہیں سب کی سب اپنے سیاسی اور جماعتی کاموں میں اصلاحِ معاشرہ کے کام کو بنیادی جگہ دیدیں۔

© rasailojaraid.com